نورِ سحر

786

حمد کرکے ثنا بھی کرتی ہوں
اور نبیؐ پر درود پڑھتی ہوں

بعد اس کے قلم سے ناطقہ ہے
جو حضوری میں سر جھکاتا ہے
ہم نبیؐ کے دیار جاتے ہیں
سلسلہ نعت کا بتاتے ہیں

سبز گنبد کی چھاؤں میں آکے
اپنے آقاؐ کا آسرا پا کے

نعت پڑھتی ہوں نعت کہتی ہوں
اپنے مولاؐ سے بات کرتی ہوں

بات کرتے ہی اس پیمبرؐ سے
بیٹھ کر پاس اپنے سرورؐ کے

روحِ بسمل قرار پاتی ہے
روشنی قلب و جاں میں آتی ہے

جیسے سورج یہ چاند اور تارے
نورِ سرکارؐ مانگ کر سارے

اپنی کرنوں کو بانٹنے آئے
اس جہاں کو سنوارنے آئے

باقی اگلے صفحہ پر

نورِ سحر

یہ زمیں شہر بستیاں ساری
لہلہاتی یہ کھیتیاں ساری

جھلملاتے ستارے آنکھوں کے
دل کی دھڑکن سہارے سانسوں کے

اس کے انوار سے ہوئے روشن
جو ہے سارے جہاں کا محسنؐ

وہ ہی محبوبؐ روحِ یزداں ہے
اس کا ہر حکم لوحِ قرآں ہے

انؐ کی چشمِ کرم ہوئی تم پر
گردِ غم کی نہ پڑ سکی تم پر

لطف تم پر ہوا کرم کا نہ
زاہرہ اب ذرا نہ گھبرانا

نور سحر

نغمات ہیں حسین درود و سلام کے
قدموں میں ہم کھڑے ہیں خیرالانام ﷺ کے

یہ ساعتیں مبارک یہ وقت ہے سعید
اعلیٰ نصیب ہو گئے شاہ ﷺ کے غلام کے

جب سے نگاہ پڑ گئی ہم پر کریم ﷺ کی
سنورے ہیں کام میرے سب صبح و شام کے

میرے جگر میں بے شک ٹھنڈک سی پڑ گئی ہے
اے کاش پھر بھی آئیں یاں دن قیام کے

یوں زاہدہ کی روحِ بسمل کو چین ہوگا
دیکھے جو روز جلوے حسنِ تمام کے

چاہِ زم زم ہے رحمتِ باری
جو ہے صدیوں سے اس طرح جاری

یہ کرشمہ خدا کی قدرت کا
معجزہ ہے نبیؐ کی حرمت کا

باوفا بیویؓ پیارے ابراھیمؑ
جس کو مطلوب تھی رضائے رحیم

تو نے چھوڑا تھا دشت میں اس کو
کچھ میسر نہ تھا وہاں جس کو

ہاجرہؓ جو کہ تھی ولی اللہ
دشت میں وہ رہی تنِ تنہا

اس کو وحشت تھی نہ تھا کوئی ملال
کوئی ہمدم نہ تھا کہ پوچھے حال

بھوک اور پیاس تو ستاتی تھی
پر وہ بچے کے پاس بیٹھی تھی

جب وہ معصوم بھوک سے تڑپا
ماں کے دل کو بھی لگ گیا دھڑکا

سایۂ شجر بچے کو چھوڑا
دل کو دنیا کی سمت تب موڑا

صفا سے مروہ دوڑ کر آئی
کچھ غذا پاس نہ نظر آئی

ہر طرف نظر آتے پتھر تھے
صفا سے مروہ سات چکر تھے

دیکھنے بچہ لوٹ کر آئی
رحمتِ ربّ اسے نظر آئی

چشمہ رحمت کا تھا وہاں جاری
میٹھا پانی تھا رحمتِ باری

سجدۂ شکر کرکے وہ بولی
تا حشر چشمہ یہ رہے جاری
خلقِ اللہ یہاں پہ آتی رہے
پانی پی کر شفا بھی پاتی رہے

حضرت حاجرہ علیہ السلام
پیشِ خدمت ہے زاہدہ کا سلام

786/92

نورِ سحر

یہ عید آئی ہے لے کے خوشیاں
رہیں سلامت ہماری بچیاں
مسرتوں سے کھلے ہیں سارے
ہمارے بچے ہیں گھر میں آئے
سکون و راحت کا ہے زمانہ
محبتوں کا سماں سہانا
حمد کا نعتوں کا ہو ترانہ
نورِ رحمتِ ربّ کا ہو بہانہ
دعا ہے مولیٰ سے عاجزانہ
رہے سلامت میرا گھرانہ
بنائیں فردوس میں ٹھکانہ
مکینِ جنت ہوں اہلِ خانہ
ہدایتوں کا چمن کھلا ہو
عنایتوں کا ثمر لگا ہو
ہوائے طیبہ بھی آ رہی ہو
خوشی کا پیغام لا رہی ہو
حضورؐ عالم بلا رہے ہیں
لباسِ تقویٰ دلا رہے ہیں
ہمارا اللہ بھی مہرباں ہے
نبیؐ کی رحمت بھی جاوداں ہے
تلاوتوں سے بھی گُل کھلے ہیں
عبادتوں سے صلے ملے ہیں
سبیلِ کوثر لگی ہوئی ہے
ردائے رحمت تنی ہوئی ہے
ادھر بھی نظرِ کرم نبیؐ جی
کہ زاہرہ آپؐ کی ہے باندی

یادِ سحر نے ہم کو پیغام یہ دیا ہے
اعمال نامہ عصیاں کا صاف ہو گیا ہے

نعت و حمد کے گلشن جو تم نے ہیں کھلائے
تیرا کلام سارا مقبول ہو رہا ہے

عرشِ علی پہ باتیں کرتے ہیں اب ملائک
تیرے نصیب نے اب رُخ اک نیا لیا ہے

تجھ کو لگن ہے جس کی اس کی نظر میں ہے تو
جب شاہِؐ دوسرا کا دم تو نے بھر لیا ہے

بخشا نبیؐ نے تجھ کو اللہ نے درگزر کی
ہر سمت رحمتوں کا گلشن کھلا کھلا ہے

رحمت کی موجیں اٹھیں دامن میں تجھ کو لینے
بخشش کی نہر میں بھی طوفان آ گیا ہے

سن کر نویدِ رحمت دل جھوم اٹھا میرا
لگتا ہے ربّ نے مجھ کو باہوں میں بھر لیا ہے

اب زاہدہ کو کیونکر خوفِ حشر ڈرائے
اللہ نے نبیؐ نے اپنا بنا لیا ہے

786

دعا

حمد کر رہی ہوں دعا کر رہی ہوں
اے ربِّ جہاں التجا کر رہی ہوں

بہت ہوں میں ادنیٰ تو اعلیٰ بہت ہے
میں پستی میں ہوں اور تو بالا بہت ہے

تیری شان و شوکت تیری آن ایسی
تیری قدرتیں اور تیری شان ایسی

تیری بادشاہی تیری ہے حکومت
اے زندہ و قائم تو سب کی ضرورت

تیری بے نیازی جتاتی ہے سب کو
بغاوت اطاعت سے بالا ہے جب تو

شہنشاہ پیغمبر گدا کر رہے ہیں
سبھی اولیاء بھی صدا کر رہے ہیں

کہیں بھی کوئی بھی نہیں تیرے جیسا
ہے ارض و سما پر تیرا حکم ایسا

تیری ملک میں رہنے والے سبھی ہیں
تجھی سے عنایات کے ملتجی ہیں

عطا کر محمدؐ کے صدقے عطا کر
ہمیں عشق اپنے میں یاربّ فنا کر

غموں سے رہائی عطا کرنے والے
میری جھولی بھر دو سخا کرنے والے

شفا ہو میری روح و جاں کو شفا ہو
سکون و مسرت ہمیں پھر عطا ہو

تیری زاہدہ کی عبادت میں گزرے
تجھے یاد کرنے کی عادت میں گزرے

مرحبا صلے علیٰ کیا شان ہے
عرش چومے آپؐ کی نعلین ہے

بیٹھکر کرسی پہ میرے مصطفےٰؐ
حمد کرتے ہیں خدا کی مجتبےٰؐ

اور خدا پڑھکر درودیں پر ملا
تحفہ کرتا ہے نمازوں کا عطا

پھر تخلیہ میں ملاقاتیں ہوئیں
آنکھیں جھپکیں اور نہ حرف سے پڑھیں

ربّ نے انؐ کو شافعؐ محشر کر دیا
یوں ہوئے مسرور شاہؐ انبیاؐ

ربّ کی رحمت پا کے سرکارؐ جہاں
لوٹ کر آئے جہاں قدسیاںؐ

دیکھا میرے شاہؐ نے جنت مکاں
پھر جہنم کا بڑھکتا وہ جہاں

میری امت کو جہنم کی سزا؟
مجھ سے کیا برداشت ہوگی یا خدا؟

تب کہا اللہ نے اے دلربا
جس کو چاہو بخش دینا ہر خطا

تم ہو رحمتؐ عالمین کے واسطے
شافعؐ ہو تم مذنبین کے واسطے

تجھ کو ہوگا روزِ محشر اختیار
جس کا چاہو اس کا کرنا بیڑا پار

ہو گئے خوش سرورؐ دنیا و دین
کہ ہیں امت کے وہ ضامن بالیقین

یہ میرے سلطانؐ دین کی شان ہے
اور تیری زاہدہ کا بھی یہی ایمان ہے

نماز کی تو فضیلت بڑی ہے اے لوگو
کبھی نماز نہ چھوڑو نماز مت چھوڑو

نماز روزہ ہی آخر کو کام آتا ہے
یہ دنیا چھوڑ کر ہم نے قبر میں جاتا ہے

فرشتے پوچھنے آئیں گے کیا کمایا ہے
خدا کی راہ میں خرچہ یا بس گنوایا ہے

کری ہے کس کی عبادت ہو کس کی راہ چلے
خدا کے حکم چلے؟ دائرۂ دین میں رہے؟

تمہارا دین ہے کیا؟ کس کے ہو کے رہتے تھے؟
حلال کھاتے رہے یا حرام کھا کے پلے

نبی کریم سے تم کتنا پیار رکھتے تھے
اطاعتِ نبی اکرم میں کیسے رہتے تھے

اگر نہیں ہے نبی پاک سے تیرا ناطہ
تیرے نصیب میں کھاٹا ہے بس صرف کھاٹا

نماز روزے کے احکام پر چلو پیارے
دعائے خیر کرو واسطے میرے سارے

ادائے دین میں آسانیاں رہیں میرے
کبھی نہ غفلت و سستی کے ہوں یہاں ڈیرے

صحت سکون ہو ہر کام شاد کام رہیں
نبی کی ذات سے منسوب نیک نام رہیں

دعا ہے زاہدہ بچے بھی شاد یاد رہیں
وہ دین دنیا میں محمود بامراد رہیں

رواں حجاج کا پھر ہے سفینہ
کہ آنے والا ہے حج کا مہینہ

خدایا گر بنے پھر کوئی حیلہ
تو بن جائے میرا بھی کچھ وسیلہ

پڑھیں صلِ علیٰ کے ہم ترانے
چلیں سرکارؐ کی مدحت سنانے

چلوں بن کر گدائے مصطفیٰؐ میں
رہوں جاکر ریاضِ مجتبیٰ میں

پہنچ جائیں درِ خیر الوریٰ سب
شفاعت آپؐ کی ہو جائے واجب

حضوری میں گزاریں شاہؐ دیں کی
پڑھیں پھر فاتحہ ہم نورِ عیں کی

بقیع میں رہنے والے چاند تارو
دعا میرے لئے بھی کر گزارو

ملے مجھ کو بھی گھر ارضِ بقیع میں
رہیں ہم اس حسیں جائے رفیع میں

چلیں جب قافلے کعبے کی جانب
پڑھیں لبیک کے نغمے سبھی لب

تیری رحمت کے ہیں سارے ہی طالب
رہے ہر کام پر رحمت ہی غالب

حجر اسود کو چوموں جا کے پھر سے
کہ دستِ شاہؐ کو چوما تھا اس نے

میں چوموں جا کے پھر رکنِ یمانی
بیاں کر دوں میں پھر اپنی کہانی

میرے اللہ کی نصرت سے ہر پل
میرے سرکارؐ کی رحمت سے ہر پل

ادا ارکانِ حج ہوں دل لگا کر
تو حج مبرور کو سر پر سجا کر

تمہاری چاہ میں رفعت ملے پھر
وداعِ حجاج ہوں رخصت ملے پھر

خبر کر دینا اپنی آرزو کو
کہ اگلے سال پھر سے حاضری ہو

تمہارا مدینہ بہت ہمکو پیارا
جہاں پر ہے آقا جی روضہ تمہارا

مدینے کی بستی کے سارے نظارے
اے پیارے تیری رحمتوں کے اشارے

تیرے سبز گنبد کی چھاؤں میں پیارے
خدا کی تجلی کے پرنور دھارے

کہ آرام گاہ نبی ہے یہاں پر
خدا نے اتاری ہے جنت جہاں پر

کبھی ہم بھی تھے تیرے مہمان سارے
بڑے اوج پر تھے مقدر ہمارے

کبھی آ رہے تھے کبھی جا رہے تھے
مقدر پہ اپنے ہی اترا رہے تھے

لبوں پر تھے رہتے درودوں کے نغمے
سماعت میں قرآں کلاموں کے نغمے

نگاہوں میں منظر سہانے سہانے
تیری رحمتیں لوٹنے کے بہانے

کبھی بیٹھتے جا کے جنت میں تیری
کبھی لب پہ فریاد کر داد گیری

نبوت کی شمع کے قدموں میں روتے
دعا کرتے تیرے تصور میں کھوتے

میری آہ و نالہ کا تھا یہ فسانہ
بلانا بلانا ہمیں پھر بلانا

تیری مضطرب کی رہیں یہ ادائیں
لبوں پر رہیں لرکھڑی التجائیں

باقی اگلا صفحہ پر

تیری جنتوں میں کٹے زندگانی
خدا کی نبی ﷺ کی رہے مہربانی
میری آخرت بھی رہے تیرے ہمراہ
کبھی نہ کرے ہم کو شیطان گمراہ
تمہارے حوالے میں رہنا ہے ہمکو
قصیدہ تمہارا ہی کہنا ہے ہمکو
سعادت ہمارے لئے یہ بڑی ہے
کہ نظر عنایات ہم پر پڑی ہے
اسی واسطے التجا ہے ہماری
رہے ہم پہ نظر کرم اب تمہاری
تمہاری عنایت کے موتی چنتوں میں
رہوں میں ہمیشہ تمہاری رہوں میں
میرا سارا کنبہ تیرے گھر میں آئے
سلاموں درودوں کی چادر چڑھائے
میں اشکوں کے موتی نذر کرنے آؤں
کتاب محبت سے نعتیں سناؤں
درودوں سلاموں کی مالا پرو کر
تیری بارگاہ میں عرض ہے یہ رو کر
میں کرتی ہوں آقا ﷺ حمد نعت گوئی
کریں نعت گو اپنی کی دلجوئی
تیرا ازالہ یہ کرم تو بڑا ہے
سمجھ بوجھ دی نور اپنا دیا ہے

سیدہؓ کے لاڈلوں کو شاہؑ کے پیاروںؓ کو سلام
کربلا کو جانے والے شہسواروںؓ کو سلام
دین حق پر جان کی بازی لگا دی آپؓ نے
کی حفاظت دین کی اور جان لٹا دی آپؓ نے
دشمنوں کے تیر کھاتے شاہزادوںؓ کو سلام
اور زخمی غازیوں کے خاندانوں کو سلام
جو رہے ہمراہ سفر میں جاں نثاری کے لئے
اور شاہؑ کے لاڈلوںؓ سے وفاداری کے لئے
ایسے سارے خانوادوں نگہداروں کو سلام
صبر کے پیکر تھے سارے وضعداروں کو سلام
بھوکے پیاسے تھے مگر بڑھتے رہے کٹتے رہے
کتنے تھے خوش بخت جو سرکار کے پرچم تلے
پی گئے جامِ شہادت ان سالاروںؓ کو سلام
قید ہونے والے غازی ماہ پاروں کو سلام
اے فرات و کربلا تم نے تو دیکھا تھا سماں
دھول میں کٹ کر گرے جب سیدوںؓ کے خاندان
جان دے کر دین بچانے والے پیاروںؓ کو سلام
فاطمہؓ اماں تیرے روشن ستاروں کو سلام
ظلم کے گھیرے میں آئے دینِ حق کے وہ امیں
خونِ شہدا بہہ رہا تھا سرخ تھی ساری زمیں

شیر خواروں کے وہ لاشے بیبیاںؓ پیر و جواں
دیکھتیں حیراں پریشاں وہ نحیف و ناتواں
کربلا کی خاک میں وہ خون ہے جذب و نہاں
خشک لب پتھرائی آنکھیں بھی وہاں تھیں خوں فشاں

ان حسینوں نازنینوں غم کے ماروں کو سلام
فاطمہؓ کے دل کے ٹکڑوں دل فگاروں کو سلام
ہوں امامؑ الانبیاءؑ کے سب پیاروںؓ کو سلام
اور ان کے غم میں شامل غمگساروں کو سلام

فاطمہؓ کا سب گھرانہ طیّبوں کی ذات تھی
اور قید و بند کی کیسی بھیانک رات تھی
فاطمہؓ کی آلؑ و عترت شیر خواروں کو سلام
قافلے میں جو تھے شامل ان کو ساروں کو سلام

اب شہیدوں کا ہے سارا قافلہ پیشِ حضورؐ
لے کے رحمتؐ عالمیں سے پی لئے جامِ طہور
اشک برسا کر سناتے ہیں غموں کی داستاں
ظلم کی زنجیر میں جکڑے ہوؤں کے ترجماں
زاہرہ کر پیش حسنینِؓ پریشاں کو سلام
فاطمہؓ خاتونِ جنت شیرِؑ یزداں کو سلام

1

کہتے ہیں لوگ آگ میں قرآن جل گیا
کیوں کر خدائے پاک کا فرمان جل گیا

جلدیں کلام پاک کی ظالم نے پھونک دیں
سن کر ہمارے ہوش و خرد ہوش میں نہیں

دل پر پڑی ہے چوٹ ذہن میں غبار ہے
آنکھیں ہیں اشک بار میرا دل فگار ہے

قرآن کریم و صاحبِ قرآن تو جان ہیں
شیطان سے ہے دشمنی ہم مسلمان ہیں

ہم نورِ ربّ العالمین پہ جاں نثار ہیں
بے حرمتی قرآن کی سے دل فگار ہیں

یہ جھوٹ ہے کہ حاملِ ایمان جل گیا
در اصل خود وہ کافر و شیطان جل گیا
جس نے لگائی آگ صحیفۂ نور کو
آئے گا دن کہ آگ لگے ایسے سوّر کو

یا ربّ! ان فاسقوں پر تو بجلیاں گرا
ورنہ دکھا کہ بن گئے کتوں کی وہ غذا

جن ظالموں نے آگ میں ڈالا قرآن کو
جنت حرام ہوگئی اس بے ایمان کو

جس نے کلام پاک کی بے حرمتی ہے کی
اس نے خدائے پاک سے دشمنی ہے کی

انجام کار ہوں گے ذلیل و خوار سب
پرسانِ حال ان کا نہ ہوگا کوئی بھی اب

یارب! دکھا بدوں کا انجام بد ہمیں
ہم کو ملے سکون اور ہم چین پا سکیں

اس وقت دل ملول ہیں نیندیں ہوئیں حرام
لگتا نہیں ہے اچھا اس وقت کوئی کام

اے دل حزیں کلامِ مقدس سے نور لے
پڑھ کر قرآنِ پاک تیری روح سرور لے

اللہ کے کلام کی عظمت کو کر سلام
صادقؐ امینؐ لائے تھے اللہ کا کلام

ختم الرسل نبیؐ میرے خیرؐ الانام ہیں
اور شاہِؐ دو جہان کے ہم سب غلام ہیں

سرکارؐ خلقِ اعلیٰ کی زندہ ہیں مثال
تفسیر تھے قرآن کی سرکارؐ حال و قال

اور زاہدہ ہے ساقیؐ کوثر کی جاں نثار
وہ نورؐ ربِ العالمین تنویرِ کردگار

والدہؒ میری بڑی تھی نیک طینت باالیقیں
نیک دل اور پاک باطن عالمِ دینِ متیں

ہر کسی کے کام آنا خاصۂ فطرت رہا
ہر کسی کو مشورہ بھی آپ نے اچھا دیا

اپنا ہو یا غیر سب کے دکھ پہ ہو جاتیں اداس
رازداری میں بھی رہتا رازداری کا تھا پاس

دیکھتیں بیمار یا دکھی ہے آیا گر غریب
ساتھ ان کو لے کے جاتیں ڈھونڈنے کوئی طبیب

خرچ ان پر رقم کرتیں کچھ دوا کے واسطے
اور مریضوں کو رقم دیتیں غذا کے واسطے

کچھ غریبوں کے لئے تعلیم کا تھا انتظام
اور بچیوں کے بیاہ کے واسطے بھی اہتمام

الغرض تو ہر کس و ناقص کی کرتی تھی مدد
تجھ پہ اور تیری لحد پر رحمتیں ہوں بے عدد

تو تہجد میں بھی اٹھ کر کیا کرتی دعا
میری آل اولاد کا حافظ رہے میرا خدا

والدہ رہتیں دعا گو ہم سبھوں کے واسطے
راہ نہ پاتیں بلائیں روک دیتیں راستے

نیم شب کی سب دعائیں بن کے رہتی تھیں حصار
اور جہاں کے غم الم سے تھا بچاتا تیرا پیار

ہم بھی رہتے بے خبر دنیا کے گرم و سرد سے
آنچ نہ آتی کبھی دنیا کے غم دکھ درد سے

آج دنیا کے ستم سے ہم ہوئے زیر و زبر
حالِ دل کس کو سنائیں کون لے گا اب خبر

پیاری امیؒ جان تیری یاد آتی ہے بہت
اور جدائی آپ کی ہم کو رلاتی ہے بہت

آپ تو رہتی ہیں فردوس بریں میں میری جان
اور مقاماتِ علییّن میں ہیں شاہؑ کی خادمان

اے مقدس روح تیرے درجات ہیں اعلیٰ ترین
بن کے رہتی ہے وہاں پر تو کنیزِ شاہؑ دین
جلد آ کر میں رہوں گی اپنے مولاؑ کے قریں
سامنے ہر دم رہے گا شاہؑ کا چہرہ حسین
اپنے آقاؑ کے قریں جب زاہدہ ہوگی مکیں

ان کے قدمین مقدس پر رہے گی یہ جبیں